باب 13

نگہداشت اور تعلیم
(Care and Education)

آموزشی مقاصد

اس باب کے مطالعے کے بعد طلبا:

- نشو ونما کے نقطۂ نظر میں شیر خوارگی اور ابتدائی بچپن کے زمانوں کی اہمیت بیان کر سکیں گے۔
- بچوں کی نگہداشت اور تعلیم کی ضرورت اور ابتدائی بچپن اور درمیانی بچپن کی عمر کے حوالے سے ان اصطلاحات کے معانی بیان کر سکیں گے۔
- ابتدائی بچپن اور درمیانی بچپن کے زمانے میں تعلیم کی نوعیت پر بات کر سکیں گے۔
- ان عوامل کا تجزیہ کر سکیں گے جو ابتدائی تعلیم کو عام کرنے (Universalisation) میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

13.1 تعارف

تمام جان دار اپنے بچوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ انسانوں کے بچے سب سے زیادہ مدت تک اپنے بڑوں پر منحصر رہتے ہیں؟ بڑوں کی نگہداشت پر بچوں کے انحصار (Dependency) کی مدت اور دماغ کے سائز اور پیچیدگی کے درمیان ربط (Correlation) پایا جاتا ہے۔ انسانی دماغ بہت پیچیدہ ہوتا ہے اور وہ حیاتیاتی ارتقا (Biological Evolution) کے طیف (Spectrum) کی بلند ترین انتہا کو پیش کرتا ہے۔

اس حصّے میں ہم پڑھیں گے کہ بچپن کے دوران نگہداشت اور تعلیم کیوں ضروری ہیں؟ ہم نگہداشت اور تعلیم کے مفہوم پر بھی غور کریں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ بچپن کے زمانے کو شیر خوارگی (پیدائش سے 2 سال تک)، ابتدائی بچپن (2-6 سال) اور درمیانی بچپن (7-11 سال) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہم اس حصّے میں اس موضوع پر اظہارِ خیال کے لیے شیر خوارگی اور ابتدائی بچپن دونوں زمانوں کو ایک ہی مانیں گے۔ درمیانی بچپن پر ہم الگ سے گفتگو کریں گے۔

© NCERT not to be republished

13.2 شیر خوارگی اور ابتدائی بچپن کی عمر (Infancy And Early Childhood Years)

ابتدائی چھے برسوں کی اہمیت (The significance of the first six years)

ساری دنیا میں ہونے والی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کسی بھی فرد کی زندگی میں شیر خوارگی اور ابتدائی بچپن کا زمانہ کئی طرح سے بہت اہم اور نازک ہوتا ہے۔ مزید آگے بڑھنے سے پہلے کیا آپ اس موضوع پر کچھ اظہار خیال کرنا پسند کریں گے کہ ایسا کیوں ہے؟ اپنے خیالات کو درج ذیل خانے میں قلم بند کیجیے اور پھر ان کا موازنہ ذیل میں دی گئی توضیحات سے کیجیے۔

یہاں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے

اولاً تو یہ کہ ان برسوں کے دوران تمام دائروں میں نشوونما کی شرح سب سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

نشوونما کے ان مختلف دائروں کی فہرست بنائیے جو آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ دماغ ان تمام دائروں میں نشوونما کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے اور دماغی نمو (Brain Growth) کی شرح زندگی کے پہلے دو برسوں میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ دماغ کے نشوونما پر جو تحقیق ہوئی ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ پیدائش کے وقت اگرچہ ایسے تمام خلیے (Cells) موجود ہوتے ہیں جن کی انسانی دماغ کو ضرورت ہوتی ہے، لیکن ان دماغی خلیوں کے درمیان عصبی انسلاکات (Synaptic Connections) پہلے دو برسوں کے درمیان ہی بہت تیزی سے تشکیل پاتے ہیں۔ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ یہ انسلاکات جتنے زیادہ ہوں گے اس فرد کی کارکردگی اتنی ہی بہتر ہوگی۔ دماغی نشوونما کی تیز شرح کے سبب سے ہی نشوونما کے مختلف دائروں میں پہلے چھے سال کی مدت بہت اہم ہے۔ اس اہم مدت (Critical Period) سے ہماری مراد وہ زمانہ ہے جس کے دوران کسی خاص دائرے میں نشوونما خوش گوار اور ناخوش گوار تجربات کے لحاظ سے خاص طور پر حساس ہوتا ہے۔ ناخوش گوار تجربات جیسے ناکافی غذا، غیر صحت بخش رہائشی ماحول، صحت کی مناسب دیکھ بھال کی کمی، بیماری، محبت اور پرداخت کی کمی، نگہ داشت کی کمی، محرک تجربات کی کمی اور بڑوں کے ساتھ تفاعل کی کمی نشوونما میں کافی حد تک رکاوٹ پیدا کر سکتی ہے۔

اس کے برخلاف خوش گوار تجربات سے نشوونما کو تقویت ملتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ خوش گوار تجربات کا کیا مطلب ہے؟ ایسا ماحول جس میں بچہ خوش گوار تجربات سے دوچار رہو اس کو تحریک دینے والا، بھرپور یا آسودہ ماحول کہا جاتا

© NCERT not to be republished

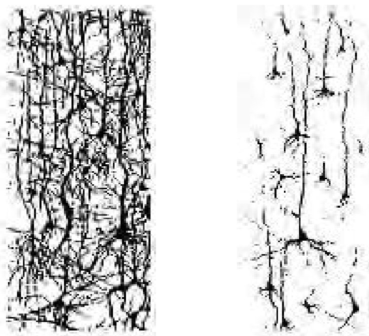

شکل نمبر 1 میں دماغی خلیوں کے درمیان عصبی انسلاکات کو آسودہ ماحول اور محرومی کے ماحول کے تناظر میں دکھایا گیا ہے۔

(ماخذ:
http://www.brainwave.org.nz/
stages-of-brain-development-
(from-before-birth-to-18

ہے۔ جب کہ ایسا ماحول جس میں بچے کے تجربات ناخوش گوار ہوں اس کو محرومی کا ماحول کہا جاتا ہے یعنی ایسا ماحول جو بچے کے لیے دشواریاں پیدا کر دیتا ہے۔ اس اہم عرصے کے دوران ناخوش گوار تجربات کا اثر کبھی کبھی ناقابل رجعت (Irreversible) ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگران ناخوش گوار تجربات سے بچوں کے نشو ونما کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا ازالہ نہیں ہو پاتا ہے چاہے آئندہ زندگی میں اس کے تجربات مثبت ہی کیوں نہ ہوں۔ اس محرومی کے اندیشے کی وجہ سے یہ بات بہت اہم ہے کہ بچے کو نقصان پہنچانے والے تجربات کم سے کم ہوں۔ اس لیے ابتدائی بچپن کا عرصہ نشو ونما کے لحاظ سے نازک عرصہ کہلاتا ہے۔ شکل 2 میں دماغی نشو ونما کے مختلف پہلوؤں اور ان کے بعض افعال کے نازک عرصوں کو دکھایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اس شکل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر چہ دونوں آنکھوں کی بینائی، جذباتی کنٹرول اور زبان کی نشو ونما کا عمل پانچ سال کی عمر تک چلتا ہے لیکن اس کا نازک عرصہ، پیدائش سے دو سال کے درمیان ہی ہوتا ہے

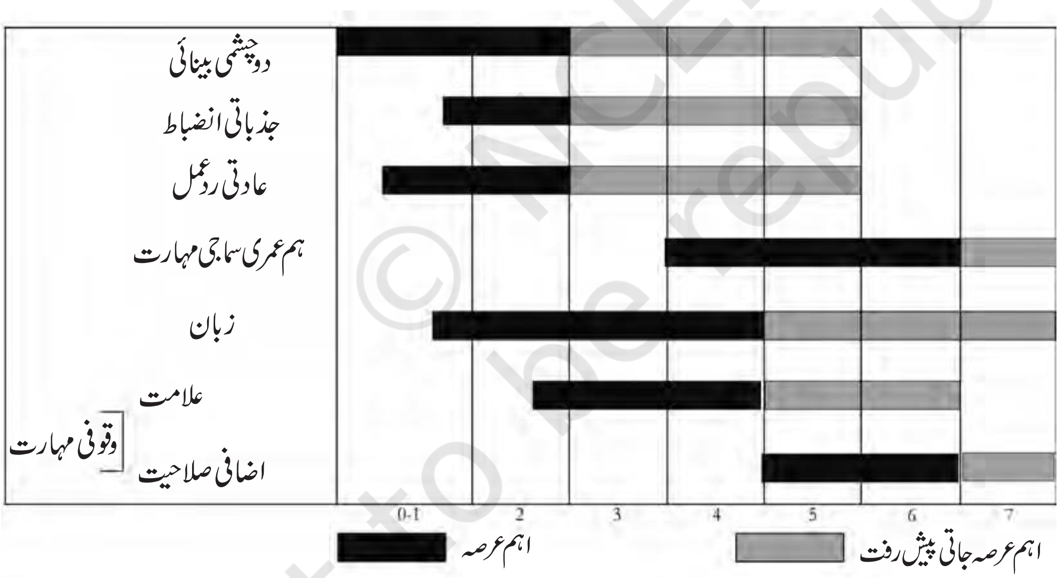

(شکل نمبر 2 ماخذ: *Reaching out to the child, HDS, World Bank, 2004*)

اگر چہ نشو ونما اور آموزش کا سلسلہ زندگی بھر چلتا رہتا ہے لیکن بچہ پہلے چھے سال کی مختصر مدت میں جتنی مختلف النوع صلاحتیں، مہارتیں اور استعداد حاصل کر لیتا ہے اتنی عمر کے کسی اور حصے میں نہیں کرتا۔ آپ ذرا کسی نومولود بچے کا تصور کیجیے جو اپنی بقا کے لیے بڑوں پر منحصر ہے۔ وہ کس طرح چھے سال کا ایک فعال اور متلاشی بچہ بن جاتا ہے جو اپنی بہت سی ضروریات کی دیکھ بھال خود کر لیتا

© NCERT not to be republished

ہے، دوسروں کے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور رشتوں کو فروغ دیتا ہے اور ان سب چیزوں کو حقیقی سمجھتا ہے۔ اسی عرصے میں بچہ بہت سی صلاحیتیں (Competencies) پیدا کر لیتا ہے جو اگر رہ گئیں تو بعد میں حاصل نہیں ہو پاتیں اور اگر حاصل بھی ہوتی ہیں تو مشکل کے ساتھ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ ابتدائی چھے سال نشوونما کے لحاظ سے بہت اہم سال ہیں جن میں مضر تجربات کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں، ان برسوں کے دوران بچے میں مقاومت (Resilence) کی زبردست قوت ہوتی ہے۔ اس طرح اگر ابتدائی برسوں میں بچہ ناخوش گوار تجربات سے دوچار رہا ہے اور بعد میں اس کے تجربات خوش گوار ہو گئے ہیں تو مشکل سے ہی سہی پھر بھی کسی حد تک وہ منفی تجربات کے اثرات سے ابھر سکتا ہے۔ اسے سمجھنے کے لیے ہم بولنا سیکھنے کی مثال لیتے ہیں۔ بچہ پہلا لفظ تقریباً ایک سال پورا ہونے پر ادا کرتا ہے لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ زبان کی نشوونما ایک سال کی عمر سے شروع ہوجاتی ہے؟ نہیں۔ زبان کی نشوونما بچے کی پیدائش سے ہی شروع ہوجاتی ہے جب وہ دوسروں کو بولتے ہوئے سنتا ہے اور سنی گئی تمام آوازوں میں معنی و مفہوم پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تقریباً نو مہینے کی عمر میں بچہ تکراری آوازیں نکالنے لگتا ہے جسے بلانا (Babbling) کہتے ہیں۔ آپ نے چھوٹے بچوں کو بابا، ماما کہتے سنا ہوگا۔ اس بلانے کے عمل کے بعد ہی بچہ پہلا لفظ بولتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جو بچے سن نہیں سکتے وہ بھی سننے کی صلاحیت رکھنے والے بچوں کی عمر میں بلانے لگتے ہیں، لیکن جو بچے سن نہیں سکتے ہیں ان کی بلاہٹ کم ہوتی جاتی ہے اور ان کے بولنے میں تاخیر ہوجاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بولی جانے والی زبان ہی نہیں سن پاتے — وہ نہ اپنی بلاہٹ سن پاتے ہیں اور نہ دوسروں کی بولی۔ اگر بچے میں سماعت سے محروم ہونے کا پتا نہ چل پائے اور اس کو سماعت کا امدادی سامان مہیا نہ کرایا جائے تو وہ بولنا نہیں سیکھ پاتا۔ اگر بعد میں سمعی آلہ مہیا بھی کرادیا جائے تو ایسے بچے کو بولنے میں مدد کے لیے بڑی کوششیں کرنی پڑیں گی بمقابلہ ان بچوں کے جن کو سمعی آلہ جلدی مہیا کرادیا گیا ہو۔ اس طرح لسانی آوازوں کی بازیافت (Feed back) کی غیر موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ سماعت کا یہ تجربہ بچوں میں بولنے کی نشوونما کے لیے کتنا اہم ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ ابتدائی چند برسوں کے تجربات بعد کے طرزِ عمل کی تشکیل کرتے ہیں اور اس پر بڑی حد تک اثر انداز بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے بہت سے رویے، غور و فکر کے طریقے اور برتاؤ، زندگی کے ابتدائی برسوں کے تجربات سے ہی مربوط ہوتے ہیں۔

نگہ داشت اور تعلیم کا مفہوم (Meaning of care and education)

جب آپ کسی چھے سال کے بچے کی نگہ داشت اور تعلیم کے بارے میں سوچتے ہیں تو آپ کے ذہن میں کون کون سی سرگرمیاں آتی ہیں؟ آگے بڑھنے سے پہلے درج ذیل خانے میں اپنے خیالات لکھیے۔

اظہارِ خیال کے لیے جگہ

© NCERT not to be republished

تعلیم سے ہم کیا سمجھتے ہیں؟ عام طور پر ہم لوگ تعلیم سے اسکول میں پڑھنا مراد لیتے ہیں۔لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ہم اسکول یا کالج جانا چھوڑ دیتے ہیں تو تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے یا جب تک بچہ اسکول نہیں جاتا اس کی کوئی تعلیم ہی نہیں ہوتی؟ ایسا نہیں ہے۔تعلیم صرف اداروں میں رسمی آموزش کا نام نہیں ہے بلکہ گھر پر بچے کی ابتدائی عمر سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور ساری عمر چلتی رہتی ہے۔البتہ ہماری نشوونما کے ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے تک ہماری تعلیم کی نوعیت یا تعلیم کی جگہ بدلتی رہتی ہے۔ہم بچے کی تین بنیادی ضرورتوں کے حوالے سے نگہ داشت اور تعلیم کا مفہوم واضح کر چکے ہیں۔بچوں کی بہتر نشوونما کے لیے ان تینوں ضروریات کی تکمیل ضروری ہے۔ہم اب اسی پر گفتگو کریں گے۔

(i) **جسمانی نگہ داشت کی ضرورت (Need for physical care)**: جسمانی نگہ داشت کی ضرورت تو ظاہر ہے اور ہم میں سے اکثر لوگ اس کو خوب سمجھتے ہیں۔ شیر خواروں اور ابتدائی بچپن کے بچوں کو بقا، نمو اور نشوونما کے لیے تحفظ، غذا اور صحت کی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔نشوونما کے لیے یہ بنیادی ضرورتیں یا شرطیں ہیں۔بچوں کی ضروریات کو پورا کرنا، انھیں تحریک دینے اور ان کی پرورش کے لیے بھی اتنا ہی اہم ہے۔اگر بچے میں کوئی معذوری ہوتی ہے مثلاً بچہ دیکھ نہیں سکتا یا سن نہیں سکتا یا چل نہیں سکتا یا پھر دیگر ہم عمر بچوں کے مقابلے اس کے وقوفی اعمال کی سطح کم ہے تو ایسے بچوں کی نگہ داشت کی ضروریات کی تکمیل، ان کی معذوری کے لحاظ سے ہی ہونی چاہیے۔اس طرح بچوں کی جسمانی نگہ داشت کی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اہل خانہ کو بچے کی معذوری کے سبب پیدا ہونے والے خصوصی حالات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔مثال کے طور پر جو لوگ دیکھ سکتے ہیں وہ چیزوں اور اشخاص کو دیکھ کر پہچان لیتے ہیں اور یہ سب کچھ خود بہ خود اور اس طرح ہو جاتا ہے کہ ہم کو اس کا پتا بھی نہیں چلتا۔لیکن جن بچوں کو دیکھنے میں دشواری ہو تو اہل خانہ کو چاہیے کہ ایسے بچوں کو ان کے دیگر حواس (چھونے، سننے، سونگھنے اور چکھنے) کا استعمال کر کے سکھانے میں شعوری طور پر کوششیں کریں۔اس طرح بچے کی تحریک حاصل کرنے کی ضرورت کس طرح پوری ہوگی اس کا انحصار اس کی بصارت سے محروم ہونے پر ہے؟ ہم ان ضرورتوں کو تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(ii) **تحریک دینے کی ضرورت (Need for stimulation)**: بچوں میں زندگی کے ابتدائی دنوں سے ہی تجسس اور اشتیاق کا مادہ ہوتا ہے اور وہ دوسروں سے ملنے اور بات چیت کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں اور جو واقعات ان کے آس پاس ہو رہے ہیں ان کو سمجھنا چاہتے ہیں۔وہ چیزوں کا پتا لگانے اور ان کو سمجھنے میں لطف لیتے ہیں۔یہی وہ طریقہ ہے، جس سے وہ سیکھتے رہتے ہیں۔زندگی کے کسی بھی دوسرے مرحلے میں چیزوں کی دریافت کا جذبہ اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا ابتدائی برسوں میں۔جب ہم شیر خوار بچوں سے بولتے ہیں، ان کے لیے گاتے ہیں یا ان کے ساتھ کھیلتے ہیں تو ہم ان کو اس بات کے لیے تحریک دیتے ہیں کہ وہ آس پاس کی دنیا کے بارے میں سوچیں، سمجھیں اور اس کی وجہ جانیں۔

اس طرح تحریک دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم بچوں کو مختلف قسم کے تجربات کے مواقع فراہم کریں جو ان کے لیے بامعنی اور ان کی نشوونما کی ضرورت کے مطابق ہوں۔ان تجربات کے ذریعے بچہ اپنے آس پاس کی چیزوں اور لوگوں کے بارے میں

جاننے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی سمجھ کی تعمیر کرتا ہے۔ مکمل وقوفی نشو ونما کے لیے چیزوں کی کھوج اور ان کا انکشاف ایک اہم شرط ہے۔ لفظ 'تعمیر' کا مفہوم یہ ہے کہ بچہ سرگرم شرکت کر کے خود اپنی سمجھ پیدا کرتا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کوئی بچوں کو سکھا سکے جب تک وہ خود سیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ درحقیقت، بچہ جن باتوں کو بامعنی پاتا ہے وہ اس کی نشو ونما کے ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جانے پر بدل جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بچے کو یہ ضرورت ہوتی ہے کہ بالغ لوگ تجربات کو سمجھنے میں اس کی مدد کریں اور نشو ونما کی موجودہ سطح کے مطابق نئے اور چیلنج آمیز تجربات سے اس کو روشناس کرائیں۔

سرگرمی 1

مذکورہ بالا اقتباس میں ہم نے آپ کو کچھ تصورات سے متعارف کرایا ہے اور کچھ ایسی اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کو آپ صرف اس وقت سمجھ سکتے ہیں جب آپ خود بچوں کا مشاہدہ کریں۔ اسی لیے مشغلہ 1 کے ایک حصے کے طور پر آپ کو تین کام کرنے ہیں تاکہ آپ ان تصورات کو سمجھ سکیں جن کے بارے میں آپ پڑھ رہے ہیں۔

(a) جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا، بچے تلاش کرنے اور نئی باتوں کا پتا لگانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور اس طرح وہ چیزوں کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ ایک سے چھے سال کے کسی ایسے بچے کو دیکھیے جو اپنی پسند کا کوئی کام کر رہا ہو۔ آپ کے خیال میں بچہ اپنے اس کام سے کیا سیکھ رہا ہے؟ اس کام سے کس دائرے میں نشو ونما کو تقویت مل رہی ہے؟ اپنے مشاہدات اور اپنی دریافت شدہ معلومات کے بارے میں اپنے استاد اور ساتھیوں سے گفتگو کیجیے۔

(b) دو ایسے بچوں کو دیکھیے جو کسی کام میں مشغول ہوں۔ ان میں ایک دو سال کا بچہ ہو اور دوسرا پانچ سال کا۔ آپ کے خیال میں کیا انھوں نے اپنے کام کو بامعنی پایا؟ کیا مشکل اور پیچیدہ ہونے کے لحاظ سے ان دونوں کے کام میں کچھ فرق تھا؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ دو سال کے بچے نے پانچ سال والے بچے کے کام سے اور پانچ سال کے بچے نے دو سال والے بچے کے کام سے لطف لیا ہوگا؟ کیا انھوں نے اپنے کام کو بامعنی پایا ہوگا؟ اپنے خیال کی وجہ بھی بتائیے۔

(c) ایک چھے سال کے بچے کا مشاہدہ کیجیے جو کسی بڑے (ماں، باپ یا اور کوئی بالغ شخص) کے ساتھ کسی کام میں لگا ہو۔ اس مشغلے کو بیان کیجیے جس میں بچہ مصروف ہے اور وضاحت کیجیے کہ بڑے شخص نے تجربات کی تفہیم میں بچے کی کس طرح مدد کی اور کس طرح اس کو نئے تجربات سے روشناس کرایا۔

(iii) **پرورش کی ضرورت (Need for Nurturance):** محبت اور پرورش نشو ونما کی اساس ہیں۔ نشو ونما بچے کو کھلانے پلانے، اس کی صحت کی ضروریات کا خیال رکھنے، اس کو تحریک فراہم کرنے اور اس کو تجربات سے روشناس کرانے کے میکانیکی عمل کا نتیجہ نہیں ہے۔ اگر بچے کی محبت اور قلبی تعلق کی ضرورت کا خیال نہ رکھا گیا اور اگر وہ اپنے آس پاس کے بالغ لوگوں کے ساتھ سرگرم، قابل اعتماد اور محبت آمیز رشتوں کو فروغ نہ دے سکا تو وہ خود کو جذباتی طور پر محفوظ محسوس نہیں کرے گا۔ اس میں خود اعتمادی اور خود شناسی کی کمی ہوگی۔ ان امور کی وجہ سے تمام دائروں میں اس کی نشو ونما رک سکتی ہے۔ آپ نے ''خود (Self)'' والے باب میں پڑھا ہوگا کہ ایک شیر خوار جب اپنی عمر کے پہلے ہی سال میں لگاتار بڑوں کی محبت اور شفقت محسوس کرتا ہے تو

اس میں اعتماد کا احساس فروغ پاتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب بچہ خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے اور نگہ داشت کرنے والوں پر بھروسا کرتا ہے تو زیادہ تلاش و جستجو کرتا ہے اور اس طرح وہ زیادہ سیکھتا ہے۔ اگر اس میں دوسروں پر بھروسا پیدا نہیں ہوتا تو وہ نئی حالتوں کے بارے میں اندیشوں کا شکار رہتا ہے اور چیزوں کو جاننا سمجھنا چھوڑ دیتا ہے اور اپنی دیکھ بھال کرنے والوں سے چپٹا رہتا ہے۔ یہ روّیہ بچے کی آموزش کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اسی طرح بچے کی یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ وہ بااختیار رہے، کسی کام کو خود شروع کرے اور کام کو خود انجام دے۔ ابتدائی اور درمیانی بچپن کے زمانے میں (جیسا کہ اوپر ''خود'' کے باب میں مذکور ہوا) یہ روّیے اپنے بارے میں مثبت تصور کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں۔

سرگرمی 2

ہم آموزش کے عمل میں اکثر جذبات کے کردار کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ آپ خود اپنے تجربات پر غور کیجیے اور کسی ایسی صورت حال کو یاد کیجیے جب آپ کی آموزش پر کام کی پیچیدگی سے زیادہ کسی خاص جذباتی حالت، مثلاً خوف یا شرمندگی کا اثر ہوا ہو۔ اس بات سے آپ بچوں کی آموزش میں محبت اور پرورش کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

(iv) **ابتدائی بچپن کی نگہ داشت اور تعلیم کی ضرورت کو پورا کرنا (Meeting the needs through early childhood care and education)**: ہم بحث و مباحثہ کی غرض سے ان ضروریات کے بارے میں الگ الگ گفتگو کر چکے ہیں۔ لیکن یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ بچوں کی ان تمام ضروریات کا ایک ساتھ پورا کرنا ان کی مکمل نشو و نما کے لیے ضروری ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہونا چاہیے؟ ایسا اس لیے ہے کہ نشو و نما مختلف دائروں میں کافی حد تک باہم مربوط ہوتی ہے، خاص طور پر ابتدائی بچپن کے دوران۔ بہ الفاظ دیگر ایک دائرے میں نشو و نما دوسرے دائروں کی نشو و نما کو متاثر کرتی ہے اور ان سے متاثر بھی ہوتی ہے۔ بچے کی نشو و نما ایک مکمل فرد کی حیثیت سے ہوتی ہے اور اگر نشو و نما کے کسی ایک دائرے میں بھی بچہ محرومی کا شکار ہوتا ہے تو اس سے نشو و نما کے دوسرے پہلو بھی ضرور متاثر ہوں گے۔ عصبی انسلاکات (Synaptic Connections) کی تشکیل (جن کا ذکر ہم سابقہ باب میں کر چکے ہیں) مناسب تغذیہ، موذی اور خطرناک بیماریوں سے بچاؤ اور جذباتی طور پر محفوظ ماحول میں تحریک دینے والے آموزش پر منحصر ہوتی ہے۔

ابتدائی برسوں میں جسمانی، وقوفی، لسانی، جذباتی اور سماجی نشو و نما کے درمیان باہمی ربط زیادہ ہونے کی وجہ سے ہم نگہ داشت اور تعلیم کی بات یک جا طور پر ''ابتدائی بچپن کی نگہ داشت اور تعلیم'' (ECCE) کے طور پر کرتے ہیں۔ ECCE جسمانی دیکھ بھال، تحریک دینے اور پرورش کا مجموعہ ہے جو بچے کو ابتدائی عمر میں فراہم ہونا چاہیے۔ عمر کے پہلے چھے سال کے دوران تعلیم کو اسکول کے مضامین یا شعبوں کے اعتبار سے نہیں سمجھنا چاہیے جیسا کہ ہم اپنی اسکولی زندگی میں کرتے ہیں۔ بلکہ دراصل تعلیم سے مراد وہ تجربات ہیں جو بچوں کی جسمانی، حرکی، سماجی جذباتی، وقوفی اور لسانی نشو و نما کو فروغ دینے میں مددگار ہوتے ہیں۔ ہم ECCE تجربات کی اور ان کی نوعیت پر اسی باب میں آگے چل کر گفتگو کریں گے۔

© NCERT not to be republished

ECCE کون مہیا کراتا ہے؟(Who provides ECCE)

پہلے ہم اس بات پر غور کریں کہ بچوں کو ECCE کون مہیا کراتا ہے؟ ملک میں حکومت، نجی ادارے، رضا کار سیکٹر (غیر سرکاری تنظیمیں) ای سی سی ای (ECCE) مہیا کراتی ہیں۔ یہ خدمات شیر خواروں کی نگہ داشت کے مراکز (Creches) اور پری اسکول سنٹروں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں جو نرسری اسکول، کنڈر گارٹن، کھیل اسکول، آنگن واڑی اور بال واڑی وغیرہ ناموں سے جانے جاتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ شیر خواروں کی نگہ داشت کے مراکز پیدائش سے تین سال تک کے بچوں کو ECCE مہیا کراتے ہیں جب کہ پری اسکول سینٹر 5-3 سال کی عمر والے بچوں کو یہ خدمات مہیا کراتے ہیں۔

ECCE خدمات کیوں مہیا کرائی جاتی ہیں؟(Why provides ECCE services)

بہت سے اسباب ہیں جن کی بنا پر بچوں کی نمو اور ان کی نشو ونما پر مناسب دھیان دینے کے لیے ان خدمات کی ضرورت پڑتی ہے۔

اولاً، یہ کہ ہمارے ملک میں تمام بچوں کو نمو کرنے کے لیے مناسب ماحول نہیں ملتا۔ بہت سے بچے غربت زدہ حالات میں رہتے ہیں اور ان کو غذا، صحت اور حفظان صحت جیسی ضروری سہولتیں بھی میسر نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت حال میں ECCE خدمات سے بچوں کے تغذیے اور صحت کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تین سال تک کے بچوں کو تحریک (Stimulation) ملتی ہے اور اس کے علاوہ 6-3 سال کی عمر کے بچوں کو پری اسکول تعلیم بھی حاصل ہے۔

ECCE خدمات فراہم کرنے کا ایک دوسرا سبب یہ بھی ہے کہ تمام سماجی اور اقتصادی طبقات کی عورتیں بڑی تعداد میں اپنی روزی روٹی کمانے کے لیے گھر سے باہر کام کاج کرتی ہیں اور اس طرح اکثر گھروں کے لوگ بچوں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے موجود نہیں رہتے۔ ایسے خاندان کے لیے دوسرے متبادل بھی موجود ہیں جیسے:

- بچے کو دن بھر کے لیے خاندان کے کسی فرد یا کسی دوست کے پاس چھوڑا جا سکتا ہے۔
- ماں بچے کو اپنے ساتھ کام پر لے جا سکتی ہے۔
- بچے کو گھر پر ہی کسی آیا کے پاس چھوڑا جا سکتا ہے۔
- بچے کو گھر پر بڑے بچوں کے پاس چھوڑا جا سکتا ہے۔

بہر حال، ان تمام متبادل صورتوں کی حدود ہیں۔ آیا رکھنے پر خاصا خرچ آتا ہے جب کہ کم اور درمیانی آمدنی والے طبقات کریش (Creche) کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ ماں کا بچے کو کام کاج کی جگہ اپنے ساتھ لے جانا اسی وقت مناسب ہو سکتا ہے جب وہاں کریش کی سہولتیں دستیاب ہوں۔ اگر یہ سہولتیں دست یاب نہ ہوں تو کام کاج کی جگہ یا ماحول بچے کے لیے نامناسب یا خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ آپ نے بہت سے بچوں کو دیکھا ہوگا جو تعمیرات کے مقامات پر کھیلتے پھرتے ہیں اور ان کے والدین وہاں محنت مزدوری کرتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں ان بچوں کے لیے یہ ماحول محفوظ ہے؟ صرف تحریک دینے اور نگہ داشت کے پہلو سے ہی غور کریں؟ یہاں اگر بچے کو دوسرے بچوں کا ساتھ مل رہا ہے تو وہ بھی خود بچے کی حفاظت کی قیمت پر ہے۔ ہمارے ملک میں بہت

297

© NCERT not to be republished

سی عورتوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ وہ بچے کو اپنے ساتھ لے جائیں، اس لیے کہ کریشوں (Creches) کی تعداد بہت ناکافی ہے۔ اوپر جو پہلے متبادل کا تذکرہ ہوا وہ اسی وقت ممکن ہے جب گھر پر کچھ بالغ افراد موجود رہیں۔ شہروں میں تو خاندان اکثر وحدانی (Nuclear) ہوتے ہیں — جن میں ماں اور باپ دونوں نوکری پر چلے جاتے ہیں اور گھر پر بچے کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں رہتا۔ کم آمدنی والے سماجی طبقوں کے گھروں میں بالغ افراد اکثر کام کاج پر چلے جاتے ہیں۔ چوتھا متبادل یعنی چھوٹے بچوں کو بڑے بچوں کے پاس — عام طور پر لڑکی کے پاس — چھوڑ دینے کا ہے اور کم آمدنی اور کم سماجی حیثیت والے خاندان اسی پر انحصار بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس کی وجہ سے بڑے بچے اسکول جانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے میں تنہا ایسا متبادل جس میں سبھی کا فائدہ ہو بچے کے لیے کریش کی خدمات کا حصول ہے۔

ECCE خدمات مہیا کرانے کے لیے **تیسرا سبب** یہ ہے کہ گھر کے بہترین ماحول میں بھی بچوں کو کھیل کود اور دیگر بچوں کے ساتھ رہنے کی ایسی سہولتیں حاصل نہیں ہو پاتیں جو کسی پری اسکول سینٹر میں فراہم ہو سکتی ہیں۔ ان سنٹروں میں بچوں کو ایک دوسرے سے بات چیت کرنے کے مواقع بھی حاصل ہوتے ہیں اور وہ اجتماعی سرگرمیوں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ اس طرح بچے ایسے ماحول میں ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں، ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکتے ہیں اور یگانگت اور رحم دلی جیسی آفاقی اقدار کا شعور حاصل کر سکتے ہیں۔

ECCE خدمات مہیا کرانے کا **چوتھا سبب** وہ طویل مدتی اور مختصر مدتی فوائد ہیں جو ECCE کے پروگراموں سے بچوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اچھے ECCE پروگراموں سے بچے تعلیمی اور سماجی دونوں طرح سے پری اسکولی تعلیم کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ تعلیمی تیاری اور سماجی تیاری کی اصطلاحات کا کیا مفہوم ہے؟ تعلیمی تیاری کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ECCE سینٹر پر بچے کو پڑھنا لکھنا سکھاتے ہیں بلکہ اس بچے کو اسکول جانے کے لیے ضروری مہارتوں کو فروغ دے کر رسمی تعلیم کے لیے تیار کرنا ہے۔ ایک نئے ماحول سے شناسائی، وہاں کے نظام الاوقات کو قبول کرنا اور اس میں شرکت کرنا اس تیاری کی کچھ مثالیں ہیں۔ سماجی تیاری کا مطلب یہ ہے کہ پری اسکول زمانے کے تجربات دیگر بچوں اور بڑوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بچے کی مدد کرتے ہیں اور اس سے پرائمری اسکول میں ماحول سے مطابقت (Adjusment) پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ پایا گیا ہے کہ جن بچوں نے ECCE پروگراموں میں شرکت کی ہے ان میں ترکِ تعلیم کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان میں جرائم کی طرف میلان بھی کم ہوتا ہے اور نشے کی لت لگنے کے امکانات بھی کم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کا ذہن پیداواری (Productive) بن جاتا ہے اور وہ خاندان کی آمدنی اور ملک کی معاشی ترقی میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔ اس طرح ECCE فراہم کرنے کے اس چوتھے سبب کو بچوں کے فروغ سے متعلق سرمایہ کاری سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ابتدائی بچپن کے پروگراموں میں شرکت کے حوالے سے پانچواں اور شاید سب سے اہم سبب یہ ہے کہ ہر انسان کو زندہ رہنے اور صحت مند اور خوش گوار ماحول میں نشو و نما پانے کا حق ہے تا کہ اس کی تمام بالقوۃ صلاحتیں بروئے کار آسکیں۔ اس کو انسانی ترقی کا صحیح تناظر (Right Perspective) کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

سرگرمی 3

آپ اپنے پڑوس کے پانچ خاندانوں (یا اپنے گھر) کا سروے کیجیے جن میں ماں اور باپ دونوں ہی کام کرتے ہوں اور جن کا چھے سال سے کم عمر کا بچہ ہو۔ دیکھیے کہ ایسے خاندان میں بچے کی دیکھ بھال کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟

ECCE کی نوعیت (The nature of ECCE)

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، ای سی سی ای صحت، تغذیہ، تحریک دینے اور پری اسکول تعلیم جیسے امور پر توجہ مرکوز کرتی ہے تاکہ بچے کی مکمل نشو ونما ہو سکے۔ صحت سے متعلق امور میں طبی جانچ، ٹیکہ پروگرام، بہتر علاج کے لیے خدمات (Referral services) اور بیماریوں کا علاج وغیرہ شامل ہیں۔ تغذیے کے امور میں، مڈ ڈے میل اور معاون وٹامنوں کی شکل میں معاون غذاؤں کی فراہمی شامل ہے۔ تحریک دینے (Stimulation) اور پری اسکول تعلیم سے متعلق امور میں ایسے مناسب اور مفید تجربات کی فراہمی شامل ہے جو مختلف دائرے میں نشو ونما کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ تجربات بچوں کو ان کی سرگرمیوں اور کھیل کود کے ذریعے مہیا کیے جائیں نہ کہ رسمی تعلیم کے ذریعے۔ بچے کھیل کھیل میں سیکھتے ہیں اور ان سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں جو ان کی عمر اور نشو ونما کے مراحل کے لیے مناسب ہوتے ہیں۔

بچوں کی آموزش اسکولی مضامین کے تنگ دائرے میں نہیں ہوتی بلکہ آموزش اور نشو ونما کا ایک دوسرے سے گہرا رشتہ ہے اور اکثر سرگرمیاں اور مشاغل جو نشو ونما کے کسی ایک پہلو پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ دوسرے پہلوؤں کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ ہم اس بات کو ایک مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔ نظم یا گیت وغیرہ کا گانا ایک ایسی مشترکہ سرگرمی ہے جو والدین اپنے بچوں کے ساتھ اسی وقت سے انجام دینے لگتے ہیں جب بچہ چند مہینے کا ہوتا ہے۔ نظمیں پری اسکول مراکز میں نصاب کا ایک لازمی حصہ ہوتی ہیں۔ اس سرگرمی سے بچے کی لسانی نشو ونما میں مدد ملتی ہے۔ وہ نظمیں گاتا ہے اور دوسروں کو گاتے ہوئے سنتا بھی ہے۔ بچے کے والدین اور پری اسکول اساتذہ نظموں میں بیان کی گئی چیزوں، واقعات اور تصورات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو اس سے بچے کی وقوفی نشو ونما میں مدد ملتی ہے۔ جب بڑے گیت گانے کے خوش گوار عمل میں بچوں کو شریک کرتے ہیں تو اس سے بچوں کی سماجی اور جذباتی نشو ونما میں مدد ملتی ہے اور اس کے علاوہ ایک ساتھ کسی کام کو انجام دینے کے نتیجے میں بچوں اور بڑوں دونوں کو لطف حاصل ہوتا ہے۔ اگر نظم ایکشن کے ساتھ گائی جائے تو اس سے بچوں کی جسمانی اور حرکی نشو ونما بھی ہوتی ہے۔ پہلے تین سال کے دوران حرکی سرگرمیاں (Stimulation Activities) اور 3-6 سال کی عمر کے دوران پری اسکول تعلیم کھیل کود، آرٹ، نظموں کو حرکات وسکنات کے ساتھ پڑھنے اور بچے کی فعال شرکت پر مبنی ہونی چاہیے۔

13.3 درمیانی بچپن کے دوران نگہ داشت اور تعلیم (Care and Education During Middle Childhood Years)

درمیانی بچپن وہ عمر ہے جب بچہ ابتدائی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ ابتدائی تعلیم کا مقصد بچے میں بنیادی خواندگی اور گننے کی بنیادی مہارتوں کو فروغ دینا ہے کیوں کہ دونوں چیزیں ثانوی سطح پر سیکھنے کے عمل کی بنیاد کا کام کرتی ہیں۔ آزادی کی چھے دہائیاں گزرنے کے بعد بھی

© NCERT not to be republished

ہمارا ملک تمام بچوں کی ابتدائی تعلیم کا نشانہ حاصل نہیں کر سکا ہے۔ پہلی سے پانچویں کلاس تک 53.3 فی صد لڑکے اور 46.7 فی صد لڑکیاں اسکول میں داخلہ لیتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائی درجات میں لڑکوں کی تعداد لڑکیوں سے زیادہ ہے۔ ہر 100 لڑکوں کے مقابلے میں صرف 87 لڑکیاں اسکول جاتی ہیں۔ ترکِ تعلیم کی شرح 25.47 فی صد ہے (ماخذ: منتخب تعلیمی اعداد و شمار، وزارت فروغ وسائل انسانی، حکومت ہند، 06-2005)۔ ابتدائی اسکول میں داخلہ لینے کے بعد بھی بہت سے بچے پانچ سال پورے کرنے سے پہلے ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح ابتدائی اسکولوں میں داخلہ لینے والے تمام بچے ابتدائی تعلیم پوری نہیں کر پاتے۔ اب حکومت نے ابتدائی تعلیم کو عام کرنے کے لیے ایک مہم شروع کی ہے۔ اس مہم کے ذریعے ابتدائی اسکول میں بچوں کے داخلے اور داخلے کے بعد ان کو اسکول میں برقرار رکھنے کے لیے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آپ نے اس مہم کے اشتہارات ٹیلی ویژن اور اخبارات میں دیکھیں ہوں گے۔ کیا آپ کو اس مہم کا نام یاد ہے؟ اس مہم کا نام ہے 'سروشکشا ابھیان'۔ خصوصی ترغیبات اور کوششیں اس بات کی طرف کی جا رہی ہیں کہ لڑکیوں کو اسکول تک لایا جا سکے کیوں کہ عام طور پر لڑکیوں کو ہی گھر کا کام کرنے یا چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اسکول جانے سے روک دیا جاتا ہے۔

کیا آپ ایسی کچھ وجوہ بتا سکتے ہیں کہ ہم ابتدائی تعلیم کو عام کیوں نہ کریں۔ اپنا جواب درج ذیل خانے میں لکھیے اور اپنے جوابوں کا ایک دوسرے کے جوابوں سے موازنہ کیجیے۔

اظہارِ خیال کے لیے جگہ

ابتدائی تعلیم میں بچوں کی دشواریاں (Difficulties in children's primary education)

ہندوستان میں چھوٹے بچوں کی تعلیم کے حالات میں شروع سے ہی خاصا فرق موجود رہا ہے۔ بچوں کی ایک بڑی تعداد درج ذیل اسباب کی بنا پر اسکولی تعلیم حاصل نہیں کر پاتی۔

پہلا سبب یہ ہے کہ بہت سے خاندانوں کا تعلق نچلے سماجی و معاشی طبقات سے ہے۔ ان میں روزی روٹی کمانے کے لیے گھر والوں کو بچوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح جیسے ہی بچے ذرا بڑے ہوتے ہیں تو ان کو آمدنی کے کاموں میں یا پھر گھر کے کام کاج میں لگا دیا جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر بچوں کو اسکول بھیج بھی دیا جاتا ہے تو فصل کی کٹائی یا بوائی کے وقت ان کو اسکول نہیں جانے دیا جاتا

© NCERT not to be republished

کیوں کہ گھر کے کام کاج میں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اسکولوں میں گرمیوں یا سردیوں کی چھٹیاں فصلوں کی بوائی اور کٹائی وغیرہ کے زمانے سے کوئی مطابقت نہیں رکھتیں۔

تیسرے یہ ہے کہ اسکول کا نصابِ تعلیم بچوں کی حقیقی زندگی سے دور ہوتا ہے اور بچہ اس کو بامعنی نہیں سمجھتا۔کبھی کبھی تو جو سبق پڑھائے جاتے ہیں وہ بچے کے تجربات سے میل نہیں کھاتے۔ بچے جن مختلف جغرافیائی اور ثقافتی ماحول میں رہتے ہیں ان کے مسائل اور معاملات پر اس تعلیم میں کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ جب بچے دیکھتے ہیں کہ ان کی تعلیم ان کی موجودہ یا آئندہ زندگی کے لیے کوئی معنویت نہیں رکھتی تو وہ اسکول چھوڑ دیتے ہیں یا گھر والے خود بچوں کو اسکول سے اٹھا لیتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اسکولوں میں بنیادی سہولتوں کی کمی ہوتی ہے، مثلاً ٹوائلٹ کی ناکافی سہولتیں اور گھر سے اسکولوں کی دوری ایسے امور ہیں اسکول میں بچوں کی حاضری میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

پانچویں یہ ہے کہ بہت سے معذور بچے مختلف وجوہات کی بنا پر اسکول میں داخلہ نہیں لے پاتے۔اس کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے اسکولوں میں وہ ساز و سامان نہیں ہوتا جو معذور بچوں کے لیے ضروری ہے اور اسی وجہ سے ایسے بچوں کو اسکول میں داخلہ دینے میں تردد ہوتا ہے۔اس طرح معذور بچے اپنی عمر کے دیگر بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر پاتے۔معذور بچوں کے لیے خصوصی اسکول تو موجود ہیں لیکن ضرورت کے لحاظ سے ان کی تعداد بہت کم ہے اور ایسے بیشتر اسکول شہری اور نیم شہری علاقوں میں ہیں۔اس کے علاوہ یہ بات بھی شدت سے محسوس کی جاتی ہے کہ معذور بچے الگ اسکولوں میں نہیں بلکہ انھیں اسکولوں میں تعلیم حاصل کریں جن میں دیگر بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر **تعلیمی نظام اپنی نوعیت کے اعتبار سے محتوی (Inclusive) یعنی سب کو ساتھ لے کر چلنے والا ہو**۔لیکن اس تصور کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے اساتذہ کی تربیت کرنی ہوگی اور تعلیمی نظام کو مختلف سطحوں پر تمام ضروری وسائل فراہم کرنے ہوں گے تاکہ بچوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔اس کام کی رفتار بہت سست ہے اور اس کو بارآور ہونے میں وقت لگے گا۔

ابتدائی تعلیم کی نوعیت (The nature of primary education)

ECCE کے بارے میں گفتگو کرتے وقت ہم یہ بتا چکے ہیں کہ بچے منفعل یا غیر فعال نہیں ہوتے کہ جو معلومات ان کو دی جائے اسے وہ جذب کر لیں، بلکہ مختلف لوگوں سے ملنے جلنے میں یا مختلف حالات سے دوچار ہونے کے دوران وہ اپنا علم خود پیدا کرتے ہیں۔اسی لیے ابتدائی برسوں میں تعلیم ایسی ہونی چاہیے جس کے تحت بچے سرگرمیوں کی مدد سے علم حاصل کریں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ تعلیم اتنی لچک دار ہو کہ ہمارے ملک کے بچوں کے مختلف النوع سماجی، ثقافتی، معاشی اور لسانی ماحول سے مطابقت پیدا کر سکے۔ابتدائی تعلیم کے پہلے برسوں — پہلی اور دوسری کلاس — کا نصاب عملی سرگرمی پر مبنی ہونا چاہیے تاکہ ماقبل اسکول برسوں کے طریقۂ تدریس سے اس کا تعلق باقی رہے۔اس سے بچے کو ابتدائی اسکول کے نئے اور نامانوس ماحول سے ہم آہنگ ہونے میں مدد ملے گی۔

بہرصورت ECCE کے معاملے میں بھی 'کیا ہونا چاہیے' اور 'کیا ہے' کے درمیان کافی فرق پایا جاتا ہے۔پچھلی چند دہائیوں

میں،حکومت اور غیر حکومتی تنظیموں نے ایسی کوششیں کی ہیں جن سے تعلیم کے میدان میں اس فرق کو دور کیا گیا ہے۔ ماہرینِ تعلیم نے بہت سے اختراعی اور نئی راہیں تلاش کرنے والے اقدامات بھی کیے ہیں۔2005 میں این سی ای آر ٹی کا تیار کردہ قومی درسیات کا خاکہ بھی ایک ایسا ہی دوررس نتائج پیدا کرنے والا قدم ہے۔ اگرچہ این سی ای آر ٹی یہ کام ہر پانچ سال میں انجام دیتی ہے،لیکن اس اختراعی قدم نے ایسی نظری بنیادیں(Theoretical foundations)فراہم کردی ہیں جن پر مثالی تعلیم کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ اس میں وہ رہ نما اصول بیان کیے گئے ہیں جن کی مدد سے درسی کتابیں تیار کرنے والے ماہرین تعلیمی مواد اس انداز میں پیش کریں کہ بچے کتابوں میں شامل معلومات کو خاموش تماشائی کی طرح قبول کرنے کے بجائے اپنے علم کی تشکیل خود کرسکیں۔

اگلے باب میں،ہم 'تعلیم' کے موضوع کو چھوڑ کر بچوں کے کپڑوں کے دل چسپ موضوع کا ذکر کریں گے۔ آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ ہمارے لباس ہمارے کتنے کام آتے ہیں۔ اس کے لیے 'ہمارے ملبوسات' کے باب کا مطالعہ کیجیے۔

کلیدی اصطلاحات اوران کی تشریح (Key terms and their meaning)

اہم حساس ادوار (Critical/Sensitive Periods): وہ دور جن میں کسی خاص دائرے میں نشوونما کا عمل پسندیدہ یا ناپسندیدہ تجربات کے حوالے سے بہت حساس ہوتا ہے۔

اعتماد(Trust): یہ احساس کہ ماحول ایک محفوظ اور سلامتی کی جگہ ہے جہاں ہماری ضروریات پوری ہوجائیں گی۔ یہ احساس بچے میں پہلے پانچ برسوں کے دوران اس وقت فروغ پاتا ہے جب بچے کو مسلسل توجہ اور محبت ملتی رہتی ہے۔ چیزوں کی جستجو اور ماحول کے معاملات میں فعال شرکت سے، بچے دنیا اور دنیا کی چیزوں کو سمجھتے ہیں اور اپنی سمجھ کی تشکیل کرتے ہیں۔

تحریک دینا(Stimulation): بچوں کو ایسے تجربات سے روشناس کرانا جو ان کے لیے بامعنی ہوں اور ان کی عمر یعنی ان کی نشوونما کی حالت سے ہم آہنگ ہوں۔ ان تجربات میں چیزوں کے بارے میں ان کی جستجو یا دریافت اور آس پاس کے ماحول میں ہونے والے واقعات میں ان کی فعال شرکت شامل ہے۔ اس سے بچے میں دنیا کی سمجھ پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنے آس پاس کے لوگوں اور چیزوں کے بارے میں سیکھتا ہے یا اپنی سمجھ کی تشکیل کرتا ہے۔

ای سی سی ای(ECCE): بچوں کی ہمہ جہتی نشوونما کو یقینی بنانے کے لیے اس کو مہیا کرائی جانے والی نگہ داشت، تحریک اور پرداخت کا مجموعہ ہے۔

معذور بچے (Children with disability): جو بچے ذہنی، بصری یا سمعی اعتبار سے معذور ہیں یا جنھیں دیگر اعضا کا استعمال کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ بیشتر معاملات میں ایسے بچے دوسرے بچوں کی طرح ہی ہوتے ہیں۔

سرگرمی(Activity)اور تجربے (Experiment) سے وابستہ نصاب: بچوں کے نصابِ تعلیم میں ایسی سرگرمیاں شامل کرنا جس سے انھیں اپنے بارے میں غوروفکر کرنے اور تلاش وجستجو کرنے کے لیے تحریک پیدا ہو۔

© NCERT not to be republished

■ سوالات برائے نظر ثانی

1۔ فرد کی زندگی میں شیر خوارگی اور ابتدائی بچپن کو زندگی کا سب سے اہم اور سب سے حساس زمانہ کیوں کہا جاتا ہے؟

2۔ نشو و نما کے دوران اہم یا حساس ادوار سے کیا مراد ہے؟

3۔ اپنے ملک میں ای سی سی ای خدمات مہیا کرانے کی ضرورت کیوں ہے؟

4۔ بچے کی بنیادی ضروریات مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔ ان بنیادی ضروریات کو پورا کرنا اہم کیوں ہے؟

5۔ 'ابتدائی بچپن کی نگہ داشت اور تعلیم' (ECCE) کی اصطلاح کا کیا مفہوم ہے؟ بچے کی بنیادی ضرورتیں ای سی سی ای کی خدمات کے ذریعے کس طرح پوری ہوتی ہیں؟

6۔ کن اسباب کی بنا پر ہمارا ملک ابتدائی تعلیم کو عام نہیں کر سکا؟

7۔ ''سروشکشا ابھیان'' کیا ہے؟

■ عملی کام 13

نگہ داشت اور تعلیم –A

موضوع: پڑوس کے دو بچوں کا مشاہدہ کر کے ان کی سرگرمیوں اور روّیوں کے بارے میں رپورٹ تیار کرنا۔

کام: 1. پیدائش سے 10 سال کی عمر کے دو بچوں کا الگ الگ ایک گھنٹے تک مشاہدہ۔

2. ان کی سرگرمیوں اور ان کے روّیوں کو قلم بند کرنا۔

3. رپورٹ تیار کرنا۔

عملی کام کا مقصد: ہم اپنے آس پاس بچوں کو دیکھتے ہیں مگر یہ سوچنے کی زحمت کم ہی کرتے ہیں کہ مختلف عمر والے بچے ایک دوسرے سے کن باتوں میں مختلف ہوتے ہیں اور ان میں کون سی باتیں مشترک ہوتی ہیں۔ ہم مختلف واقعات اور حالات کو بچوں کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش بھی شاید ہی کبھی کرتے ہوں۔ اس عملی کام کی مدد سے آپ تھوڑی دیر کے لیے بچوں کی دنیا میں چلیں گے اور یہ دیکھ سکیں گے کہ بچوں کی دل چسپیاں کیا ہیں، ان کے سوچنے کا ڈھنگ کیا ہے اور مختلف حالات میں ان کا ردِّعمل کیا ہوتا ہے۔

عملی کام پر عمل درآمد

1۔ اپنے پڑوس کے دو بچوں کا پتا لگایئے جن کا آپ آسانی سے مشاہدہ کر سکیں اور جو آپ کی موجودگی میں شرم یا جھجک محسوس نہ کریں۔

© NCERT not to be republished

2۔ دن کا کوئی ایسا وقت طے کر لیجیے جب آپ کو ان کا مشاہدہ کرنا آسان ہو اور وہ گھر یا باہر اپنی سرگرمیوں میں لگے ہوں۔
3۔ اپنے ساتھ ایک نوٹ بک رکھیے اور ایک گھنٹے تک دونوں بچوں کی سرگرمیوں کو الگ الگ قلم بند کر لیجیے۔ ڈائری میں مختصر نوٹ لکھیے جسے آپ بعد میں بڑھا سکیں۔
4۔ بچے کی سرگرمیوں کو قلم بند کرنے کے لیے درج ذیل نمونے کا استعمال کیجیے۔

بچے کا نام ____________

عمر ____________

جنس ____________

سرگرمی

سرگرمی کا موضوع — مثلاً کھانا، کھیلنا۔

سرگرمی کا وقت — منٹوں میں

سرگرمی میں شامل لوگ — جو سرگرمی کا حصہ ہوں۔

سرگرمی کا بیان — بچے نے اور اس کے ساتھ دوسروں نے اس سرگرمی کے دوران کیا کیا؟

سرگرمی کے دوران بچے کا رویہ—

ایک گھنٹے کے دوران ہر بچے کی سرگرمیوں کو درج بالا نمونے کے مطابق قلم بند کر لیجیے۔

5۔ دو بچوں کی سرگرمیوں اور طرز عمل کی نوعیت کا موازنہ کیجیے۔ ان کا تجزیہ درج ذیل نکات کی بنیاد پر کیجیے۔

— کیا بچوں کی سرگرمیوں کا وقفہ مختلف تھا؟
— کیا بچوں کی سرگرمی کی نوعیت مختلف تھی؟
— کیا بچوں نے ایک ہی طرح کی سرگرمی پر مختلف طرز عمل اور مختلف ردعمل کا اظہار کیا؟
— کیا یہ فرق اور یہ مشابہتیں بچوں کی عمر اور جنس کی وجہ سے تھیں؟

© NCERT not to be republished

عملی کام 14

نگہ داشت اور تعلیم -B

موضوع: ابتدائی برسوں کے دوران بچے کی نگہ داشت اور مختلف صنفوں کے درمیان مماثلوں اور فرق کے بارے میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے متعلق معلومات جمع کرنا۔

کام: 1۔ ہندوستان کے تین علاقوں سے بچوں کی نگہ داشت سے متعلق معلومات جمع کرنا۔
2۔ مختلف علاقوں میں بچے کی نگہ داشت کے فرق کا تجزیہ کرنا۔
3۔ بچے کی صنف کی بنیاد پر اس کی نگہ داشت کے فرق کا تجزیہ کرنا۔

عملی کام کا مقصد: ہر گھر میں بچے ہوتے ہیں، لیکن بدقسمتی سے ملک کے بہت سے حصوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ لڑکے کی پیدائش کو لڑکی کی پیدائش پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اس سے لڑکیوں کی نگہ داشت، صحت، تغذیے اور تعلیم جیسے امور میں امتیاز برتا جاتا ہے جس کی وجہ سے لڑکیوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے۔ بچوں کی نگہ داشت کے بارے میں مختلف امور کے علم سے آپ کو بچیوں کے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک سے واقف ہونے میں مدد ملے گی اور آپ ان امتیازات کو ممکن حد تک دور کر سکیں گے۔

عملی کام پر عمل درآمد

1۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے تین ایسے خاندانوں کی نشان دہی کیجیے جن میں کم از کم ایک خاندان لڑکی والا اور دوسرا لڑکے والا ہو۔ یہ خاندان اس بات پر بھی راضی ہوں کہ آپ ان کے ساتھ کچھ وقت گزاریں اور آپ کو بچوں کی پرورش اور نگہ داشت کے بارے میں معلومات فراہم کر سکیں۔

2۔ ہر خاندان کے ساتھ دو تین گھنٹے گزاریے اور ان کے بچوں کی تعلیم، تغذیے اور صحت سے متعلق امور کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اچھا یہ ہے کہ ماں یا دادی سے ضرور بات کیجیے۔ ذیل میں کچھ سوالات درج ہیں جو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

- آپ کی برادری میں بچے کی پیدائش کا جشن کیسے منایا جاتا ہے؟ کیا لڑکوں اور لڑکیوں کے جشن مختلف قسم کے ہوتے ہیں؟
- نومولود بچے کو کھلانے پلانے سے متعلق کیا طور طریقے ہیں؟
- بچے کی پیدائش کے پہلے سال میں کون کون سی تقریبات مختلف مہینوں میں منعقد کی جاتی ہیں؟ کیا لڑکے اور لڑکیوں کے لیے مختلف تقریبات ہوتی ہیں؟
- بچے کی پیدائش کے پہلے سال میں بچے کی نشو و نما کے ساتھ خوراک اور تغذیے کا طریقہ کس طرح تبدیل ہوتا ہے؟ کیا لڑکے اور لڑکیوں کو مختلف خوراک دی جاتی ہے؟

- بچہ بیمار ہوتا ہے تو آپ لوگ کیا کرتے ہیں؟ گھریلو دوائیں دیتے ہیں، ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں یا کسی مقامی علاج معالجہ کرنے والے کے پاس جاتے ہیں؟
- بچے کے لیے کیسے کھلونے خریدے جاتے ہیں؟
- بچے کو اسکول کب بھیجا جاتا ہے؟

یہ کچھ مثالیں ہیں۔ آپ ایسے ہی اور سوالات بھی پوچھ سکتے ہیں

3. درج ذیل خاکے کا استعمال کر کے اپنی معلومات کو یہاں قلم بند کیجیے۔

بچے کی نگہداشت سے متعلق طور طریقے	لڑکی	لڑکا
صحت		
تغذیہ		
تعلیم		

تجزیہ— اس سے لڑکی اور لڑکے دونوں کے بارے میں نگہداشت کے طور طریقوں کی مشابہتوں اور فرق دونوں کا پتا چل جائے گا۔

© NCERT not to be republished